ناخنوں کا بیان

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

ناخن تراشنا فطرت ہے، اسی میں پاکیزگی ہے۔ چالیس دن کے اندر ناخن کاٹنا ضروری ہے، اس سے تاخیر کبیرہ گناہ ہے۔ ناخن بڑے ہوں، تو ان میں میل کچیل اور گندگی پھنس جاتی ہے، جو دیکھنے والوں کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے۔

کئی لوگ خصوصاً خواتین، ناخن بڑھاتی ہیں اور فخر یہ طور پر ایک دوسرے کو دکھاتی ہیں۔ یہ اعلانیہ گناہ ہے۔ بعضوں نے ایک دو ناخن بڑھائے ہوتے ہیں، یہ بھی ناجائز ہے، یہ غیر مسلموں کی تہذیب ہے، جس سے بعض نادان متاثر ہو چکے ہیں۔ اللہ سمجھ عطا کرے۔

ناخن تراشنا فطرت ہے:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ.

''پانچ چیزیں فطرت ہیں؛ ختنہ کروانا، لوہے کا استعمال (زیر ناف بالوں کی صفائی کے لئے)، بغلوں کے بال اکھاڑنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں پست کرنا۔''

(صحيح البخاري: ٥٨٨٩، صحيح مسلم: ٢٥٧)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ؛ قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ . قَالَ زَكَرِيَّا : قَالَ مُصْعَبٌ : وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ .

''دس خصائل فطرت ہیں؛ (۱)مونچھیں کاٹنا ، (۲)داڑھی بڑھانا، (۳) مسواک کرنا، (۴)وضو کرتے وقت ناک میں پانی چڑھانا، (۵)ناخن کاٹنا، (۶) انگلیوں کے جوڑ دھونا، (۷)بغلوں کے بال نوچنا، (۸) زیر ناف بال مونڈنا، (۹)استنجا کرنا۔ دسویں چیز راوی (مصعب) بھول گئے ہیں، کہتے ہیں :شاید وہ کلی ہو۔''(صحیح مسلم : ۲٦۱)

ناخن تراشنے کی مدت:

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفِ الْإِبِطِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، أَنْ لَّا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیں لینے، ناخن کاٹنے، بغلوں کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال صاف کرنے کی آخری حد چالیس دن رکھی ہے کہ اس سے زیادہ تاخیر نہ کی جائے۔''(صحیح مسلم : ۲۵۸)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

كَانَ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَقُصُّ شَارِبَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ .

''آپ رضی اللہ عنہ ہر جمعہ اپنے ناخن تراشتے تھے اور مونچھے کاٹتے تھے۔''

(السّنن الكبرٰى للبيهقي : 244/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے:

اَلْأَفْضَلُ أَنْ يُقَلِّمَ أَظْفَارَهٗ وَيُحْفِيَ شَارِبَهٗ وَيَحْلِقَ عَانَتَهٗ وَيُنَظِّفَ بَدَنَهٗ بِالْاِغْتِسَالِ فِي كُلِّ أُسْبُوعٍ مَّرَّةً فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَفِي كُلِّ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَّلَا يُعْذَرُ فِي تَرْكِهٖ وَرَاءَ الْأَرْبَعِينَ ...... وَلَا عُذْرَ فِيمَا وَرَاءَ الْأَرْبَعِينَ وَيَسْتَحِقُّ الْوَعِيدَ .

''افضل یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک دفعہ ناخن کاٹے جائیں، لبیں لی جائیں، زیر ناف بال صاف کئے جائیں اور غسل کیا جائے، اگر ایسا نہ کر پائے، تو پندرہ دن بعد کر لے، چالیس دن تک بھی اگر ایسا نہیں کرتا، تو عذر قبول نہیں، بلکہ وعید کا مستحق ٹھہرے گا۔'' (فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۳۵۷)

عیدالاضحیٰ کے دن ناخن تراشنا:

❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ أَرَادَ أَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَقْلِمْ مِنْ أَظْفَارِهٖ، وَلَا يَحْلِقْ شَيْئًا مِّنْ شَعْرِهٖ فِي عَشْرِ الْأُوَلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ .

''جو قربانی کرنا چاہتا ہو، وہ ذوالحجہ کے پہلے دس دن ناخن تراشے، نہ جسم سے کوئی بال مونڈھے۔''

(سنن النّسائي : ٤٣٦٢، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی:

أَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ أَجِدْ إِلَّا أُضْحِيَّةً أُنْثٰى أَفَأُضَحِّي بِهَا؟ قَالَ : لَا، وَلٰكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، فَتِلْكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

''میرے پاس صرف ایک بکری ہے (جو میں نے کسی کو دودھ کے لیے عاریۃً دے رکھا ہے) کیا میں اس کی قربانی کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، آپ اپنے بال مونڈھ لیں، ناخن تراش لیں، مونچھیں کاٹ لیں اور زیرناف بال صاف کرلیں، آپ کو پوری قربانی کا ثواب مل جائے گا۔''

(مسند الإمام أحمد : ١٦٩/٢، سنن أبي داوٗد : ٢٧٨٩، سنن النسائي : ٤٣٦٥، وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۹۱۴) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲۲۳/۴) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❁ علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دے کر لکھتے ہیں:

فِيهِ اسْتِحْبَابُ حَلْقِ الرَّأْسِ وَقَصِّ الْأَظْفَارِ وَالشَّارِبِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ يَوْمَ عِيْدِ الْأُضْحِيَةِ .

''اس حدیث میں عید الاضحیٰ والے دن سر منڈوانے، ناخن اور مونچھیں کاٹنے اور زیرناف بال مونڈنے کا استحباب ثابت ہوتا ہے۔''

(نُخَب الأفكار : ٥٢١/١٤)

میت کے ناخن تراشنا:

اگر کوئی شخص کسی شرعی عذر کی بنا پر یا سستی و کاہلی کی وجہ سے ناخن نہ تراش سکا اور اسے موت آ گئی، تو زندہ لوگ اس کے ناخن نہیں تراشیں گے، کیونکہ اس عمل کی کوئی شرعی دلیل نہیں، نیز یہ عمل زندہ لوگوں کے لیے باعث ضرر ہے، جبکہ میت کو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

❁ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُّؤْخَذَ مِنْ عَانَةِ أَوْ ظُفُرِ الْمَيِّتِ .

''وہ میت کے زیر ناف بال مونڈھنا اور اس کے ناخن تراشنا مکروہ سمجھتے تھے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 245/3، وسندهٗ صحيحٌ)

اس کے خلاف اسلافِ امت سے کچھ ثابت نہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے میت کو غسل دیا اور استرا منگوایا۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : 246/3)

اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❁ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

تُقَلَّمُ أَظْفَارُ الْمَيِّتِ . ''میت کے ناخن اتار دیے جائیں گے۔''

امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ بات حماد رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی، تو انہوں نے اس کا رد کیا اور فرمایا:

أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَقْلَفَ، أَيُخْتَتَنُ؟

''بھلا بتائیے کہ اگر وہ مختون نہ ہو، تو کیا اس کا ختنہ بھی کیا جائے گا؟''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 246/3، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ سارے کام زندگی سے متعلق ہیں۔ اگر اس نے زندگی میں سستی کاہلی کی ہے، تو اس کا گناہ لکھ دیا گیا ہے اور اگر کسی شرعی عذر کی بنا پر ایسا نہ کر سکا، تو اسے معاف کر دیا جائے گا۔ اب موت کے بعد کی صفائی پر کوئی جزا و سزا نہیں۔

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے جب اس بارے میں پوچھا گیا، تو فرمایا:

مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُولُ ذٰلِكَ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ : إِذَا كَانَ أَقْلَفَ أَيُخْتَتَنُ؟، يَعْنِي : لَا يُفْعَلُ .

''بعض لوگ کہتے ہیں: میت کے ناخن کاٹ دیے جائیں، جبکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر وہ مختون ہو، تو کیا اس کا ختنہ کیا جائے گا؟ یعنی ایسا کرنا درست نہیں۔''

(مسائل الإمام أحمد لأبي داوٗد : 246/3)

جب غیر مختون کا موت کے بعد ختنہ کرنے کا کوئی بھی قائل نہیں، تو ناخن اور بال کاٹنا بھی جائز نہیں۔

ثابت ہوا کہ میت کے ناخن کاٹنا درست نہیں۔ یہ مُردے کے لیے بے فائدہ اور زندوں کے لیے تکلیف دہ عمل ہے۔

ناخن تراشنے کی ہیئت:

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ أَنْكَرَ بْنُ دَقِيقِ الْعِيدِ الْهَيْئَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا الْغَزَالِيُّ وَمَنْ تَبِعَهٗ وَقَالَ : كُلُّ ذٰلِكَ لَا أَصْلَ لَهٗ وَإِحْدَاثُ اسْتِحْبَابٍ لَا دَلِيلَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَبِيحٌ عِنْدِي بِالْعَالِمِ ...... نَعَمِ الْبَدَاءَ ةُ بِيُمْنَى الْيَدَيْنِ

وَيُمْنَى الرِّجْلَيْنِ لَهُ أَصْلٌ وَهُوَ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَامُنُ، وَلَمْ يَثْبُتْ أَيْضًا فِي اسْتِحْبَابِ قَصِّ الظُّفُرِ يَوْمَ الْخَمِيسِ حَدِيثٌ وَقَدْ أَخْرَجَهُ جَعْفَرٌ الْمُسْتَغْفِرِيُّ بِسَنَدٍ مَجْهُولٍ.

''علامہ غزالی رحمہ اللہ اور بعد والوں نے جو ناخن کاٹنے کی ہیئت اور طریقہ ذکر کیا ہے، علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ نے اس کا رد کیا اور فرمایا: یہ سب باتیں بے بنیاد ہیں اور اس بارے میں استحباب کی بات کرنا بے دلیل ہے۔ میرے نزدیک یہ ہیئت ایک عالم کے لیے قبیح ہے۔......البتہ دائیں ہاتھ اور دائیں پاؤں سے (ناخن تراشنے کی) ابتدا کرنے پر دلیل موجود ہے، وہ اس طرح کہ (عمومی حدیث ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف کو پسند فرماتے تھے۔ جمعرات کے دن ناخن کاٹنے کے استحباب پر کوئی حدیث ثابت نہیں۔ جعفر مستغفری نے ''مجہول'' سند کے ساتھ ایک روایت بیان کی ہے۔''

(فتح الباري : 345/10)

حافظ سخاوی رحمہ اللہ (۹۰۲ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَثْبُتْ فِيهَا شَيْءٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''ناخن کاٹنے کی کیفیت کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں۔''

(الأجوبة المرضيّة :93/1)

❀❀❀❀❀❀❀